نمبر ۵۱ | مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی نے ۲۴ اکتوبر کی شب مسجد اقصیٰ میں ذکر حبیبؑ پر تقریر کی۔

مولوی عبد الاحد صاحب۔ مولوی محمد نذیر صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی دل محمد صاحب ضلع گجرات کے جلسوں کے لئے۔ نیز مولوی عبد الرحمٰن صاحب کو جھنگ اور مولوی محمد عبید اللہ صاحب کو جالندھر روانہ کیا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ کی کامیابی اور مخالفین کی نامرادی

فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء

اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ ابھی تو تخم ریزی کا ہو رہی ہے۔ ہمارے مخالف کیا چاہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا کیا منشاء ہے۔ یہ تو ان کو ابھی معلوم ہو سکتا ہے۔ اگر وہ غور کریں۔ کہ وہ اپنے ہر قسم کے منصوبوں اور چالوں میں ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف کیا چاہتے تھے۔ ان کا تو یہی مدعا اور مقصد تھا۔ کہ اس جماعت کو نابود کر دیں۔ مگر دیکھو انجام کیا ہوا؟ اگر اس اعجازی کامیابی کو جو ہمارے نبیؐ کو حاصل ہوئی۔ ابوجہل اس وقت دیکھے۔ تو اسے پتہ لگے۔ کس قدر فوق العادۃ ترقی مخالفوں کی مخالفت اور شرارت کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ نے کر کے دکھائی۔ یہی معاملہ یہاں ہے۔ اگر یہ مخالف نہ ہوتے۔ تو ایسی اعجازی ترقی یہاں بھی نہ ہوتی۔ یعنی اس ترقی میں اعجازی رنگ نہ رہتا۔ کیونکہ اعجاز تو مقابلہ اور مخالفت سے ہی چمکتا ہے۔ ایک طرف تو ہمارے مخالفوں کی یہ کوششیں ہیں۔ کہ وہ ہم کو نابود کر دیں ہمارا اسلام تک نہیں لیتے۔ اور غائبانہ ذکر بھی نفرت سے کرتے ہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالےٰ حیرت انگیز طریق پر اس جماعت کو بڑھا رہا ہے۔ یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے؟ ؎

(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

سیرت النبیؐ کے جلسوں کے متعلق رپورٹ فارم

۱۔ سیرت النبیؐ کے جلسوں کے اندراج کے لئے رپورٹ فارم مندرجہ ذیل مرکزی انجمنوں کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ جلد سے جلد ان کو اپنے حلقہ کی احمدی جماعتوں کو بغرض اندراج بھجوا دیں۔ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے کام فوراً شروع کر دیں

۲۔ احمدی جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ اگر کسی کو سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے اندراج کے لئے فارم نہ ملے ہوں۔ تو وہ مندرجہ ذیل مرکزی انجمنوں میں سے جو اپنی مرکزی انجمن ہو اسکو اطلاع دے۔ اور اس اطلاع کی نقل سیکرٹری ترقی اسلام قادیان کو بھجوائے۔ تا ان کو فارم مذکور بھجوانے کا انتظام کیا جا سکے :۔ سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام

۱۔ برائے پٹیالہ۔ نابھہ۔ جیند مولوی عبدالعزیز صاحب نائب مہتمم تبلیغ دروازہ سیف آبادی پٹیالہ شہر۔ (۲) برائے سرگودھا۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی احمدی نائب مہتمم تبلیغ۔ اہلمد محکمہ نہر۔ سرگودھا۔ (۳) برائے حیدر آباد دکن سید بشارت احمد صاحب وکیل احمدی جنرل سیکرٹری دارالوکالت افضل گیٹ۔ حیدر آباد دکن۔ (۴) برائے سی۔ پی۔ عبدالرحیم صاحب احمدی صدر بازار ناگپور۔ (۵) برائے یو۔ پی۔ مرزا کبیرالدین صاحب احمدی بشیرت گنج۔ لکھنؤ (۶) برائے بنگال۔ ابو طاہر محمود احمد صاحب 15 Princeps Street Calcutta (۷) برائے سرحد۔ قاضی محمد یوسف صاحب احمدی محلہ گل بادشاہ۔ پشاور۔ (۸) برائے منٹگمری چودھری محمد بخش صاحب احمدی وکیل۔ نائب مہتمم تبلیغ۔ منٹگمری (۹) برائے گورداسپور۔ مرزا عبدالحق صاحب احمدی وکیل نائب مہتمم تبلیغ۔ گورداسپور۔ (۱۰) مرزا ناصر علی صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ مسجد احمدیہ۔ فیروز پور شہر۔ (۱۱) برائے سیالکوٹ۔ چودھری فضل احمد صاحب احمدی قائم مقام نائب مہتمم تبلیغ مسجد کبوترانوالی۔ سیالکوٹ شہر۔ (۱۲) برائے شیخوپورہ۔ سید سردار احمد صاحب احمدی۔ ڈسٹرکٹ سیکرٹری تبلیغ۔ ہیڈ کلرک محکمہ نہر شیخوپورہ شہر۔ (۱۳) برائے کرنال شیخ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی۔ مینجر حالی بک ڈپو۔ پانی پت۔ کرنال۔ (۱۴) برائے لائلپور۔ چودھری عطا محمد صاحب احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ مسجد احمدیہ۔ لائلپور۔ (۱۵) برائے کانگڑہ ڈیم محمد طفیل احمدی ہیڈ ماسٹر۔ کوتوالی بازار۔ دھرمسالہ۔ ضلع کانگڑہ (۱۶) برائے ملتان۔ شیخ فضل الرحمٰن اختر احمدی۔ نائب مہتمم تبلیغ گوجر گڑھ۔ ملتان۔ (۱۷) برائے دہلی۔ سید اعجاز حسین صاحب احمدی۔ امیر جماعت احمدیہ۔ مالک رائل سینما۔ چاندنی چوک دہلی

(۱۸) برائے چمبہ۔ قاسم خانصاحب احمدی ڈاک بنگلہ چمبہ۔ (۱۹) برائے راولپنڈی۔ قاضی محمد رشید صاحب احمدی۔ نائب مہتمم تبلیغ دفتر انجمن احمدیہ مری روڈ۔ راولپنڈی۔ (۲۰) برائے گوجرانوالہ۔ شیخ غلام قادر صاحب احمدی تاجر چرم۔ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ۔ (۲۱) برائے برما۔ سید محمد سعید صاحب احمدی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ Sule Pogada Road, Rangoon۔ (۲۲) برائے امرتسر سید بہادل شاہ صاحب احمدی۔ نائب مہتمم تبلیغ۔ کٹڑہ خزانہ امرتسر۔ (۲۳) برائے گجرات۔ ملک برکت علی صاحب احمدی نائب مہتمم تبلیغ۔ محلہ جٹاں۔ گجرات شہر۔ (۲۴) برائے ہوشیارپور چودھری چھجو خان صاحب احمدی۔ نائب مہتمم تبلیغ۔ سروعہ۔ ضلع ہوشیارپور۔ (۲۵) برائے ریاست بہاولپور۔ مولوی غلام احمد صاحب اختر احمدی۔ نائب مہتمم تبلیغ۔ اوچ شریف ریاست بہاولپور۔ (۲۶) برائے ریاست جموں۔ ایوب شاہ صاحب احمدی۔ اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ٹینڈل بلڈنگ۔ جموں شہر۔ (۲۷) برائے بہار و اڑیسہ۔ مولوی علی احمد صاحب احمدی پروفیسر۔ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ بھاگلپور سٹی (۲۸) برائے کشمیر۔ مولوی عبدالواحد صاحب احمدی مہتمم تبلیغ ناسنور۔ ڈاکخانہ شوپیاں۔ کشمیر۔ (۲۹) برائے حصار۔ چودھری فقیر محمد صاحب احمدی۔ کورٹ انسپکٹر پولیس۔ رہتک ضلع حصار (۳۰) برائے مظفر گڑھ۔ راجہ لال خانصاحب احمدی نائب مہتمم تبلیغ مظفرگڑھ۔ (۳۱) برائے کپورتھلہ۔ خانصاحب عبدالمجید خانصاحب مجسٹریٹ۔ کپورتھلہ شہر۔ (۳۲) برائے لاہور۔ سید دلاور شاہ صاحب بخاری احمدی۔ کوچہ چابک سواراں۔ لاہور شہر۔ (۳۳) برائے خاندیس۔ ملک حسن محمد صاحب احمدی۔ قادیانی۔ عقل کوآ۔ خاندیس۔ ٹی۔ وی۔ آر۔ (۳۴) برائے مالابار M. Abdullah Ahmadi Comanore Malabar۔ (۳۵) برائے بمبئی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی احمدی۔ مدیر اخبار "سالار" بمبئی نمبر ۸۔ (۳۶) برائے ڈیرہ غازیخان۔ اخوند محمد افضل خان صاحب احمدی نائب مہتمم تبلیغ۔ سبزی منڈی۔ ڈیرہ غازیخان۔ (۳۷) برائے لدھیانہ۔ ابو البشارت بشیر احمد صاحب احمدی۔ محلہ صوفیاں۔ لدھیانہ شہر۔ (۳۸) برائے جالندھر۔ حاجی غلام احمد صاحب احمدی۔ نائب مہتمم تبلیغ۔ کریام۔ ضلع جالندھر۔ (۳۹) برائے جہلم۔ ماسٹر سعد الدین صاحب احمدی۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سینئر انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم۔ (۴۰) برائے جھنگ مولوی محمد حسین صاحب احمدی ڈسٹرکٹ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جھنگ شہر (۴۱) برائے انبالہ۔ شیخ عبدالغنی صاحب احمدی نائب مہتمم تبلیغ لاہوری دروازہ۔ انبالہ شہر :۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے

ملاقات کا وقت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز سے پرائیویٹ ملاقات کا وقت ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک روزانہ ہوتا ہے ملاقات کی غرض سے آنے والے احباب اس امر کو مدنظر رکھا کریں۔ والسلام پرائیویٹ سیکرٹری۔

اپنا آرڈر جلد بھیجئے

ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ خاتم النبیینؐ نمبر نہ صرف اپنے اور اہل و عیال کے لئے خریدے۔ بلکہ کم از کم ایک پرچہ اپنی گرہ سے خرید کر کسی دوسرے رفیق کو دے۔ اور مستطیع اصحاب کو تو اس سے زیادہ حصہ لینا چاہئے۔ ابھی تک کئی جماعتوں کی طرف سے آرڈر نہیں پہونچے۔ اس تحریر کے پڑھتے ہی مطلوبہ تعداد اور وی۔ پی کی اجازت سے ممنون فرمائیں :۔ (مینجر الفضل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر ایک احمدی کو چندہ جلسہ سالانہ میں اپنی آمد کا پانچواں حصہ علاوہ ماہواری چندوں کے اخیر اکتوبر ۱۹۳۲ء تک داخل کرا دینا چاہئے :۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۱ قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء جلد ۲۰

ہندو مسلم سمجھوتہ کا خواب پریشان

ہندو لکھنؤ کانفرنس کے انعقاد کے بعد

کانفرنس سے پہلے

گزشتہ مضمون میں دکھایا جا چکا ہے کہ ہندو پریس اور ہندو لیڈروں نے کس زور و شور سے لکھنؤ کانفرنس کے انعقاد پر زور دیا۔ کس سرگرمی سے اس کی تائید کی۔ کس طرح اسے تمام خیالات کے مسلمانوں کی نمائندہ کانفرنس قرار دیا۔ اور اس میں شمولیت اسلام کی خدمت ٹھہرایا۔ اس میں شامل نہ ہونیوالوں کو ملک کا غدار اور آزادی کے دشمن بتایا۔ پھر اسکی کوششوں کے ساتھ سارے ملک کی دعائیں وابستہ قرار دیں۔ اس میں مسلمانوں کو متفقہ فیصلہ کرنیکی تحریک کی۔ کانگرس اور گاندھی جی کے اس وعدہ کی یاد دہانی کرائی۔ جس میں انہوں نے یہ کہا تھا۔ کہ مسلمان اپنے متحدہ مطالبات پیش کریں۔ وہ بے چون و چرا ہندوؤں کی طرف سے ان پر مہر تصدیق ثبت کر دینگے۔

کانفرنس کے بعد

اب یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ جب یہ کانفرنس منعقد ہو چکی۔ اس میں خود ہندوؤں کے بیانات کے مطابق مسلمانوں نے متفقہ فیصلہ کر لیا۔ اور انہوں نے ہندوؤں کے سامنے اپنے متفقہ مطالبات رکھتے ہوئے ان کی منظوری کی خواہش ظاہر کی ہے۔ تو ہندو کس طرح اپنے تمام اقوال پر خاک ڈالتے ہوئے فیصلہ سے انکار کر رہے ہیں۔ وہی نیشنلسٹ جن کے اخلاص اور نیک نیتی کی تعریف کرتے ہوئے نہیں تھکتے تھے۔ کیونکہ ان کے نزدیک مجرم بن چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کا اتفاق جس کے متعلق بار بار ان کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا تھا۔ کس طرح مسلمانوں کا سب سے بڑا جرم قرار پا چکا ہے۔

ہندوؤں کے نزدیک کانفرنس کا فیصلہ

کانفرنس کے انعقاد کے معًا بعد ہندو پریس نے اس کے نتیجہ کے متعلق جو اعلان کیا۔ وہ یہ ہے۔ "تمام مسلمانوں میں سمجھوتہ ہو گیا"۔ "مختلف پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا"۔ "جوش و خروش کے نظاروں کے درمیان آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے اتفاق رائے سے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس پر مسلمانوں کی مختلف پارٹیوں کا مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے" (پرتاپ ۱۹ اکتوبر)

"لکھنؤ کانفرنس کی شاندار کامیابی۔ مسلمانوں کے مختلف الخیال فرقوں میں سمجھوتہ ہو گیا" (ملاپ ۱۸ اکتوبر)

مسلمانوں کا اتحاد اور ہندو

اس کے بعد چاہئے تو یہ تھا۔ کہ ہندو بلا چون و چرا اس فیصلہ کو تسلیم کر لیتے۔ جو ان کی خواہش کے مطابق اور ان کے اپنے بیان کے رو سے مسلمانوں نے متفقہ طور پر کیا تھا۔ اور ان مسلمان لیڈروں کے ممنون ہوتے جنہوں نے متفقہ فیصلہ کرایا لیکن ہوا کیا۔ یہ کہ مسلمانوں کا متفق اور متحد ہونا ہی ان کا سب سے بڑا جرم قرار دیدیا گیا۔ اور یہ بات ہندوؤں کے لئے ناقابل برداشت ہو گئی۔ ہندو پریس اور ہندو لیڈروں نے مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ کے خلاف جس طرح شور بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے بیانات سے لگایا جا سکتا ہے۔

"مولانا شوکت علی نے لکھنؤ میں تمام مسلم پارٹیوں کی ایک کانفرنس کی۔ بظاہر یہ کہا گیا۔ کہ ہندو اور مسلمان میں سمجھوتے کی تجویز کی جائیگی۔ لیکن ہوا یہ کہ مسلمانوں کو ایک نقطہ پر جمع کر دیا گیا۔ جو کام اس وقت تک آل انڈیا مسلم کانفرنس سے نہ ہو سکا تھا۔ وہ لکھنؤ کانفرنس نے کر دکھایا۔ نیشنلسٹ مسلمان اس وقت تک مسلم مطالبات میں دوسری مسلم پارٹیوں کے ساتھ شامل نہ ہوئے تھے۔ اب وہ بھی ہو گئے۔ اور مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ کہ چودہ میں سے تیرہ مطالبات پر ان سب کا اتفاق ہے" (پرتاپ ۲۳ اکتوبر)

گویا ہندو اور مسلمان میں سمجھوتہ کی تجویز کے سلسلہ میں مسلمانوں کو ایک نقطہ پر جمع نہیں ہونا چاہئے تھا۔ بلکہ ایک دوسرے کے خلاف کھڑے رہنا چاہئے تھا۔ حالانکہ ایک آدھ دن ہی قبل یہی "پرتاپ" خود لکھ چکا ہے۔

"یہ لکھنؤ کانفرنس اسی لئے ہو رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کی صحیح آواز کو بلند کیا جائے۔ ان کے درمیان جو اختلاف واقعہ ہیں۔ انہیں دور کیا جائے۔ اس کانفرنس کی اس لئے بھی ضرورت ہے۔ کہ ہندوؤں اور کانگریس کو معلوم ہو جائے۔ کہ مسلمان کیا چاہتے ہیں۔ گول میز کانفرنس میں جانے سے پہلے مہاتما جی نے یہی کہا تھا۔ اور بارہا کہا تھا کہ مسلمان متفقہ طور پر بتائیں کہ کیا چاہتے ہیں۔ میں انکے مطالبات پر غور کرونگا" (پرتاپ ۱۵ اکتوبر)

پس جبکہ لکھنؤ کانفرنس منعقد ہی اس لئے ہو رہی تھی۔ کہ "مسلمانوں کی صحیح آواز کو بلند کیا جائے" "ان کے درمیان جو اختلافات ہیں۔ انہیں دور کیا جائے" "مسلمان متفقہ طور پر بتائیں۔ کہ کیا چاہتے ہیں۔ تاکہ ہندو اسے تسلیم کر لیں" تو پھر مسلمانوں کا ایک نقطہ پر جمع ہو جانا۔ اور متفقہ مطالبات پیش کرنا کیوں ہندوؤں کے لئے ناقابل برداشت ہو گیا۔ اور کیوں وہی نیشنلسٹ "جن پر کانگریس اور گاندھی جی کو بڑا فخر تھا" ہدف ملامت بنائے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ "پرتاپ" (۱۷ اکتوبر) نے لکھا۔

"میرے خیال میں لکھنؤ کانفرنس کوئی اہمیت رکھتی ہے تو محض اس لحاظ سے کہ نیشنلسٹ مسلم پارٹی کا خاتمہ ہو گیا۔ انہوں نے فرقہ پرست مسلمانوں کے بیہودہ سے بے ہودہ مطالبات بھی منظور کر لئے۔ اور اس کے ساتھ ہی مشترکہ انتخاب کو بھی چھوڑ دیا۔ یہ کانفرنس کیا تھی۔ نیشنلسٹ مسلم پارٹی کی موت تھی۔ کانفرنس کے بعد کسی مسلمان کو خالص قوم پرست کہنا مشکل ہو گا۔ اس وقت ہماری نظریں مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود پر لگی ہوئی تھیں۔ لکھنؤ کانفرنس کے بعد ہمارے لئے یہ ماننا مشکل ہے۔ کہ ان کی قوم پرستی کی تعریف وہی ہے۔ جو ہماری ہے"۔

کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ اگر نیشنلسٹ پارٹی اور دوسرے مسلمانوں کا متحد ہو جانا نیشنلسٹ پارٹی کی موت ہے۔ اور اس وجہ سے وہ ہندوؤں کے نزدیک قوم پرست کہلانے کے مستحق نہیں رہے۔ تو وہ کونسی صورت ہو سکتی تھی۔ جس کی رو سے مسلمانوں کے اختلافات دور ہو سکتے۔ اور وہ متفقہ طور پر ہندوؤں کو بتا سکتے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ ہندو جب مسلمانوں سے یہ کہتے تھے۔ کہ وہ اپنے اختلافات دور کریں۔ اور متفقہ مطالبات پیش کریں۔ تو اس سے ان کی غرض یہ نہ تھی۔ کہ مسلمان متحد ہوں۔ بلکہ یہ تھی۔ کہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں تاکہ ہندو نیشنلسٹ پارٹی کی آڑ لیکر مسلمانوں کے حقوق غصب کر سکیں

ہندوؤں کا دلی منشاء

آخر "پرتاپ" کو یہ ماننا ہی پڑا۔ چنانچہ جب اس نے مسلمانوں کے متعلق یہ سمجھا۔ کہ "اس وقت مسلمانوں کی طرف سے متفقہ مطالبہ یہ ہے۔ کہ اگر ہندو مسٹر جناح کے تیرہ نکات منظور کر لیں۔ اگر وہ جمعیۃ العلماء کے مطالبات بھی منظور کر لیں۔ تب مسلمان انتخاب کے طریق پر غور کرنے کو طیار ہو سکتے ہیں" (پرتاپ ۲۳ اکتوبر)

تو وہ ہندوؤں کے دلی منشاء اور خواہش کو چھپا نہ سکا۔ اور اس نے صاف طور پر لکھدیا۔

"میں نے لکھنؤ کانفرنس کا خیر مقدم کیا تھا۔ اور یہ سمجھ کر کیا تھا۔ کہ مسلم فرقہ پرستی کے خلاف ایک زبردست دیوار کھڑی کی جائیگی۔ لیکن ہوا یہ کہ فرقہ پرستی کو کمزور کرنے کی بجائے اس نے اسے مضبوط کر دیا۔ کوئی مجھے بتائے۔ کہ لکھنؤ کانفرنس میں سوائے اس کے کیا ہوا۔ کہ جو مسلمان تیرہ کے تیرہ مطالبات کی معقولیت کے قائل نہ تھے۔ وہ بھی قائل ہو گئے"

"پہلے ہم سمجھتے تھے۔ کہ مسلمانوں میں کچھ معقولیت پسند بھی ہیں اور معقول باتوں پر وہ ہمارا ساتھ دینگے۔ لکھنؤ کانفرنس کے ساتھ ہماری وہ امید منقطع ہو گئی۔ اور ہم نے سمجھ لیا۔ کہ مسلمانوں میں سے کوئی ہمارے ساتھ نہیں" (پرتاپ ۴ر اکتوبر)

یہ تھی لکھنؤ کانفرنس کی تائید اور حمایت سے ہندوؤں کی غرض۔ جس کے انعقاد کے لئے وہ مسلمانوں کے بڑے بہی خواہ بنکر انہیں اس میں شمولیت کی تحریک کر رہے۔ اور کانفرنس میں شریک ہونے والوں کو قوم پرستی کا تمغہ دے رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ نیشنلسٹ مسلمان ان کا آلہ کار بنکر مسلمانوں کے خلاف ایک زبردست دیوار کھڑی کر دیں۔ اور مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کا ساتھ دیں۔ لیکن جب ان کی توقع کے خلاف ایسا نہ ہوا۔ اور مسلمان تیرہ مطالبات میں متحد ہو گئے۔ تو ہندوؤں کے ہاں ماتم پڑ گیا۔ انہوں نے نیشنلسٹ پارٹی کو بھی اس لئے معقولیت سے عاری قرار دیدیا کہ "مسلمانوں میں سے کوئی ہمارے ساتھ نہیں"۔ گویا لکھنؤ کانفرنس سے ہندوؤں کو توقع یہ تھی۔ کہ جن لوگوں کو وہ اپنے ساتھ سمجھتے ہیں نہ صرف وہی ان سے وابستہ رہیں گے۔ بلکہ ان کے علاوہ کچھ اور بھی جمہور مسلمانوں سے الگ ہو کر ان کے ساتھ آملیں گے۔ لیکن جب ایسا نہ ہوا تو انہوں نے نہ صرف لکھنؤ کانفرنس کو ہی بالکل فضول اور لغو قرار دیدیا۔ بلکہ آئندہ سمجھوتہ کی کوشش کرنے کی بھی مخالفت شروع کر دی۔

ہندوؤں کی شرافت

ذرا ہندوؤں کی معقولیت کے علاوہ ان کی شرافت بھی ملاحظہ ہو۔ لکھنؤ کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلمان لیڈروں سے جب تک انہیں یہ توقع رہی کہ "وہ ہمارا ساتھ دینگے" انہیں مسلمانوں کی صحیح آواز۔ مسلمانوں کے حقیقی نمائندے۔ ملک اور قوم کے سچے بہی خواہ وطن دوست۔ سارے ملک کی دعاؤں کے مستحق۔ اسلام کے فخر گزار قرار دیتے رہے۔ لیکن جونہی انہوں نے ہندوؤں کی اعلان کردہ خواہش کے مطابق متفقہ فیصلہ کیا۔ اور متفقہ مطالبات پیش کئے۔ تو وہ یہاں تک کہنے پر اتر آئے۔ کہ

"لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی اس لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ کہ وہاں بھانت بھانت کے جانور اکٹھے ہوئے تھے۔ جو لکھنؤ پہونچنے سے پہلے متضاد بولیاں بول رہے تھے" (پرتاپ ۱۳ر اکتوبر)

اب گویا تمام مسلمان لیڈر ہندوؤں کے نزدیک جانور اور وہ بھی بھانت بھانت کے جانور بن گئے۔ کیوں؟ اس لئے۔ کہ کسی کے متعلق انہیں یہ امید نہ رہی۔ کہ اپنی قوم سے کٹ کر ان کا ساتھ دیگا۔ جن لوگوں کی شرافت اس حد تک پہونچی ہوئی ہو۔ ان سے کسی معقولیت کی توقع رکھنا بالکل فضول ہے۔ اور اب جبکہ اسی لکھنؤ کانفرنس کے فیصلہ کی مخالفت میں ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور صرف کر رہے ہیں جس کے انعقاد کے لئے انہوں نے سر توڑ کوشش کی تھی۔ ہمیں ان کے متعلق ذرا بھی تعجب اور حیرت نہیں۔

ہندوؤں کی مخالفت

ہندوؤں کی حسب خواہش مسلمانوں کی طرف سے متفقہ مطالبات پیش ہونے پر ہندوؤں نے جو طریق عمل اختیار کیا ہے وہ ذیل کے اقتباسات سے ظاہر ہے۔

"مولانا ابوالکلام آزاد نے اس تصفیہ کے لئے مہاتما گاندھی سے اشیرباد مانگی ہے۔ کاش کہ مہاتما جی اشیرباد دینے سے انکار کر دیں۔ ایک ایسے فیصلہ پر جسے کوئی باغیرت ہندو قبول نہیں کر سکتا۔ مہاتما جی کا اشیرباد دینا غلط فہمی پیدا کریگا۔ لکھنؤ کانفرنس کے فیصلہ کو قبول کرنا ہندوؤں کے لئے خودکشی کے مترادف ہے" (پرتاپ ۲۳ر اکتوبر)

مولانا کا گاندھی جی سے اشیرباد دعا کی درخواست کرنا جہاں اسلام سے ان کے تعلق پر روشنی ڈالتا ہے۔ وہاں گاندھی جی کا کوئی جواب نہ دینا یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے اتحاد سے انہیں بھی سخت رنج پہونچا ہے۔ اور انہیں اس صدمہ نے دم بخود کر دیا ہے۔ بہر حال ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں نے لکھنؤ مسلم کانفرنس کے فیصلہ کو کس نظر سے دیکھا۔

"پرتاپ" (۲۰ر اکتوبر) پنجاب کے ہندوؤں کو خاص طور پر مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے

"پنجاب کے ہندوؤں کو اس موقعہ پر کیا کرنا چاہئے؟ میرے خیال میں انکے لئے دو ہی راستے ہیں۔ یا تو انہیں صاف کہدینا چاہئے۔ کہ لکھنؤ مسلم کانفرنس کی قرار داد کی موجودگی میں وہ کسی کانفرنس میں شامل ہونے کو تیار نہیں۔ وہ کسی پابند کانفرنس میں حصہ لینا نہیں چاہتے۔ وہ حصہ لیں گے۔ تو آزاد کانفرنس میں۔ اگر مسلمان اپنے تیرہ مطالبات کے متعلق ان سے بیک جنبش قلم کی ضمانت لے کر ہی ان سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ تو وہ ایسی گفتگو کیلئے تیار نہیں ان کیلئے اس سے بڑھکر ذلت آمیز بات کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ان سے پہلے اپنے مطالبات منظور کرائے جائیں۔ اور پھر انکے ساتھ گفتگو کی جائے۔ اگر مسلمان کانفرنس کو کھلا چھوڑ دینے کو تیار ہوں۔ اور تیرہ مطالبات بھی تبادلہ خیالات کا مضمون بن سکتے ہوں۔ تب تو ہندوؤں کو کانفرنس میں شامل ہونے سے کچھ فائدہ ہے۔ ورنہ نہیں...... وہ پہلے بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور اس وقت بھی کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے ان کے تیرہ مطالبات کی منظوری ہم پر لازمی ہے۔ تو ہم ایسی کانفرنس میں شامل ہونے سے معذور رہیں" (پرتاپ ۲۳ر اکتوبر)

"مصالحت کرانے والو! اپنا وقت ضائع نہ کیجئے۔ فرقہ وارانہ مصالحت کی بیل منڈھے نہ چڑھے گی" (پرتاپ ۲۳ر اکتوبر)

سمجھوتہ کی گفتگو کرنے سے انکار

لکھنؤ کانفرنس کے متعلق ہندوؤں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مسلمان اپنے مطالبات میں متحد ہو گئے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا۔ ہندو حسب وعدہ انکے مطالبات فوراً منظور کر لیتے لیکن منظور کرنا تو الگ رہا۔ اب وہ سمجھوتہ کے متعلق مسلمانوں سے گفتگو بھی نہیں کرنا چاہتے۔ چنانچہ پرتاپ (۲۲ر اکتوبر) لکھتا ہے۔

"لکھنؤ کانفرنس محض ایک ڈھکوسلہ ہے۔ اس جماعت کی ملک کے بہترین مفاد کے خلاف ہے۔ اس لئے جس قدر جلد اس کا خاتمہ کیا جائے۔ اچھا ہے۔ چاہے نام نہاد نیشنلسٹ مسلم ناراض ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ لکھنؤ مسلم کانفرنس کے بعد اب زیادہ امید نہیں رہی۔ صلح کی جتنی کانفرنسیں ہونگی۔ اتنا ہی ہندوؤں کو نقصان ہوگا۔ لکھنؤ کانفرنس کا یہ اثر ہے۔ کہ انہیں نیشنلسٹ مسلمانوں سے ہاتھ دھونے پڑے۔ اگر کوئی اور کانفرنس ہوگی۔ تو شاید ہندوؤں میں ہی کوئی زبردست تفرقہ پیدا ہو جائے۔ اس لئے ہندوؤں سے میں کہتا ہوں۔ کہ بچو اگر بچ سکتے ہو کانفرنسیں محض دھوکا کی ٹٹی ہیں۔ ان سے تمہیں فائدہ ہوا ہے نہ ہوگا" (پرتاپ ۲۲ر اکتوبر)

ہندوؤں کا آخری فیصلہ

اس بارے میں ہندوؤں کا آخری فیصلہ بھی "پرتاپ" (۲۴ر اکتوبر) ہی کے الفاظ میں سن لیجئے۔ لکھتا ہے۔

"کوئی ہندو جس کے دل میں اپنی قوم کیلئے کچھ بھی درد ہے۔ ایسے نامعقول اور ذلت آمیز مطالبات کے سامنے سر نہ جھکائیگا۔ کانگرسی ہندوؤں کو ملانے سے اگر ان کا کام چل سکتا ہے۔ تو چلا لیں۔ دوسرے ہندو اس بات پر رضامند نہ ہونگے" (پرتاپ ۲۴ر اکتوبر)

"پنڈت مالوی کہیں یا کوئی اور لیڈر۔ ہندو ایسی صلح کے لئے تیار نہیں" (پرتاپ ۲۴ر اکتوبر)

یہ صرف ایک ہندو اخبار کے اقتباسات ہیں۔ سارے کا سارا ہندو پریس یہی کہہ رہا ہے۔ ہندو لیڈر بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ سکھوں کو نئے سرے سے مسلمانوں کی مخالفت کیلئے اُبھار اجار رہا ہے ہندو دھڑا دھڑ اعلان پر اعلان شایع کر رہی ہے۔ کیا یہ باتیں اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ کہ ہندو کسی صورت میں بھی مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ سمجھوتہ کرنے کیلئے تیار نہیں۔ انکی غرض اس قسم کی کوششوں سے محض یہ ہوتی ہے۔ کہ مسلمانوں میں مزید اختلاف پیدا کر دیں۔ چونکہ یہ مقصد انکے نزدیک لکھنؤ کانفرنس کے ذریعہ انہیں حاصل نہیں ہوا اس لئے وہ سمجھوتہ کی گفتگو کے ہی خلاف ہو گئے ہیں۔

نیشنلسٹ مسلمانوں سے

اس موقعہ پر ہم نیشنلسٹ اور کانگرسی مسلمانوں سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا اب بھی انہیں ہندوؤں کی مسلم کشی میں کوئی شک و شبہ باقی رہ گیا ہے۔ اور کیا وہ اب بھی ہندوؤں سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنیکے لئے تیار ہو سکتے ہیں جس وقت تک ہندوؤں کو یہ خیال تھا۔ کہ مسلمان کسی بات پر آپس میں متحد نہ ہو سکیں گے۔ اور انہیں یہ امید تھی۔ کہ نیشنلسٹ مسلمان کسی صورت میں بھی ان کا ساتھ چھوڑ کر مسلمانوں سے اتفاق نہ کرینگے۔ اس وقت تک ان کو قوم پرست اور وطن دوست کہتے رہے۔ لیکن جونہی انہوں نے دیکھا۔ کہ مسلمانوں میں ایک حد تک اتحاد ہو گیا ہے فوراً نیشنلسٹ مسلمانوں کی موت کا اعلان کر دیا۔ ابھی کل تک ہندو یہ کہہ رہے تھے۔ کہ "اگر مسلمان مشترکہ انتخاب منظور کر لیں۔ چاہے کسی شرط کے ساتھ ہی سہی۔ تو ہندوؤں کیلئے سودا مہنگا نہیں ہوگا" (پرتاپ ۸ر اکتوبر) لیکن اب جبکہ مسلمانوں نے متفقہ طور پر چند شرائط پیش کئے۔ تو صاف طور پر کہدیا گیا ہے۔ کہ

"اس قرارداد کی بناء پر کوئی سکھ ہندو مسلم کانفرنس کرنا لاحاصل ہے کیونکہ اس میں مشترکہ انتخاب کی اتنی بھاری قیمت طلب کی گئی ہے۔ جو ہندو کسی صورت میں ادا نہیں کر سکتے" (پرتاپ ۱۲ر اکتوبر) "کوئی عقل کا اندھا ہندو ہی ہوگا۔ جو ان شرائط پر صلح کریگا۔ (پرتاپ ۱۲ر اکتوبر) "بہتر یہ ہے۔ کہ لکھنؤ میں ہی گڑھا کھود کر اسے دفن کر دیا جائے۔ تا کہ ملک میں تعفن نہ پھیل سکے" (پرتاپ ۱۲ر اکتوبر)۔ یہ حالات اگرچہ نہایت افسوسناک ہیں لیکن یہ خوشی کی بات بھی ہے۔ کہ ہندوؤں کی خود غرضیوں کا پردہ بالکل چاک ہو گیا۔ اب تمام مسلمانوں کو اپنے حقوق اور مطالبات کے لئے متحدہ کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہندوؤں سے قطعاً انصاف کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آٹھ اکتوبر کو

مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق

تمام جماعت نے تبلیغ کے لئے ہر فرد جماعت نے کام لیا۔ یا یوں کہو کہ جماعت نے جہاں تک اس سے ممکن ہو سکا۔ اپنے افراد سے کام لیا۔ کیونکہ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ ساری کی ساری جماعت یا تمام افراد نے کام کیا۔ لیکن جو رپورٹیں ابھی تک مجھے پہنچ سکی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

معتدبہ حصہ

نے کم سے کم پنجاب کی جماعتوں کے معتدبہ حصہ نے کام کیا ہے۔ کیونکہ بیرونجات کی رپورٹیں ابھی مجھے نہیں مل سکیں۔ اور میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ انہوں نے کس رنگ اور کس اسلوب پر کام کیا۔ مگر پنجاب میں اپنے افراد سے کام لینے کی کوشش جماعتوں نے ضرور کی ہے۔ تبلیغ کا جو مادی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ وہ لوگوں کی بیعت ہے۔ مگر

ایک دن کی تبلیغ

درحقیقت بہت سوں کی بیعت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ ہاں وہ لوگوں کے دلوں میں سلسلہ احمدیہ کی باتیں سننے کا احساس پیدا کرنے کا موجب ہو سکتی ہے۔ اس امر کا اندازہ لگانے میں مدد دے سکتی ہے۔ کہ عام لوگوں میں ہمارے متعلق کس قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ اس بات کا اندازہ لگانے میں مدد ہو سکتی ہے۔ کہ وہ لوگ جو ابھی تک داخل سلسلہ نہیں۔ ان میں ہمارے لئے کس حد تک زمین تیار ہو چکی ہے۔ پھر اس امر کا اندازہ کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ کہ ہمارے اپنے افراد نے کس حد تک سلسلہ کی معلومات حاصل کی ہیں۔ اور انہیں کس رنگ میں استعمال کرنے کی قابلیت وہ اپنے اندر پیدا کر چکے ہیں۔ پھر اس سے ہم یہ بھی اندازہ کر سکتے ہیں۔

کہ جماعت کے لوگ سلسلہ کے لئے کس حد تک قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پھر یہ ہمیں اس بات کا اندازہ لگانے میں بھی مدد دے سکتی ہے کہ ہم اپنے اخلاق کو سلسلہ کی تعلیم کے مطابق کہاں تک اپنے قبضہ و تصرف میں لے آئے ہیں۔ کیونکہ تبلیغ کی سعی کے وقت بہت سی گالیاں بھی سننا پڑتی ہیں اور بہت دفعہ حقارت کا سلوک بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ پس یہ

تبلیغ کا دن

درحقیقت اس قدر مادی اور ظاہری نتائج کو مدنظر رکھ کر مقرر نہیں کیا گیا تھا جس قدر کہ

علمی اور اخلاقی نتائج

کی اس سے امید کی جا سکتی ہے۔ اب مخالفوں کے دل اس بات کو جان چکے ہیں کہ

احمدیت ایک تناور درخت ہے

جس کی شاخیں اگر ایک طرف آسمان تک پہنچ چکی ہیں۔ تو دوسری طرف زمین کے دور دراز خطوں کو اپنے سایہ میں لینے کے لئے دائیں بائیں۔ اور آگے پیچھے بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ مخالفوں کے دل سمجھ چکے ہیں۔ کہ احمدیت ایک ایسا درخت ہے۔ جسے انسانی ہاتھوں نے نہیں لگایا بلکہ خود

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ

اس کو لگانے والا ہے۔ تا اس کے بندے جو شدید دھوپ سے تکلیف اٹھا رہے تھے۔ اس کے فضل کے سایہ سے محروم نہ رہیں۔ اور اس سایہ میں آکر

اپنے رب کی نعمتوں سے لذت

حاصل کر سکیں۔ لیکن جس طرح پہلے آدم کے زمانہ میں باوجود یہ جاننے کے کہ خدا تعالیٰ نے اسے ایک بڑے مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اسے بہت سے علوم بخشے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ اس عالم با عمل کی اطاعت کی جائے ابلیس نے اس کی

فرمانبرداری اور اس کے ساتھ تعاون سے انکار کیا۔ اسی طرح ہمارے مخالفوں نے بھی باوجود یہ جاننے کے کہ وہ خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور یہ سمجھتے ہوئے۔ کہ

اسلام کی ترقی

اسی سلسلہ کی ترقی سے وابستہ ہے۔ فیصلہ کیا۔ کہ اس مبارک سعی کے رستہ میں روکیں ڈالیں۔ اور جہاں تک ان کا بس چلا۔ انہوں نے ہمارے رستے میں مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن جس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ دن مقرر کیا گیا تھا۔ اس وقت تک جس قدر نتائج میرے سامنے آئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ بہت حد تک پوری ہو چکی ہے۔ اور

مخالفوں کی مخالفت

ہمارے رستہ میں روک بننے کی بجائے کھاد کا موجب ہوئی ہے۔ بعض دوستوں نے لکھا۔ اور بعض نے بیان کیا ہے۔ کہ جن لوگوں کے پاس جا کر ہم نے دس پندرہ منٹ صرف

اپنی آمد کی غرض

بتانے میں صرف کرنے تھے۔ انہوں نے دیکھتے ہی کہہ دیا اچھا آپ آج ہمیں تبلیغ کرنے کے لئے آئے ہیں ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے۔ کہ آپ نے ہمیں چھوڑنا نہیں۔ اچھا آئیے سنائیے۔ گویا اس مخالفت سے وہ

ہزاروں لاکھوں آدمی

جن تک ہماری آواز پہنچنا مشکل تھی۔ یا جن کے گھروں پر جا کر دس پندرہ منٹ اپنی آمد کی غرض سمجھانے میں ہمیں صرف کرنے پڑتے۔ انہیں مخالفوں کی آواز نے پہلے ہی تیار کر دیا۔ "زمیندار" "حریت" اور مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ معاندین نے انہیں بتا دیا۔ کہ فلاں تاریخ کو احمدی تمہارے پاس آئیں گے۔ ان کے پاس وقت چونکہ تھوڑا ہے۔ اس لئے اسے ضائع نہ کرنا۔ ان کی آمد کی غرض ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ

ہزارہا گھنٹے

جو احمدیوں کے اپنے آنے کی تمہید میں ضائع ہونے تھے بچ گئے۔ پھر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے

مختلف طبائع

پیدا کی ہیں۔ کہ انہیں جس کام سے روکا جائے۔ وہ کہتے ہیں۔ اسے ضرور کریں گے۔ اور مسلمانوں میں بھی ایسی طبائع کے لاکھوں آدمی ہوں گے۔ اس لئے مخالفوں کی طرف سے بار بار یہ تاکید ہونے پر کہ احمدیوں کی بات نہ سننا۔ انہوں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ ضرور سنیں گے پھر کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ مخالفت کا جتنا شور بلند ہو اتنی ہی زیادہ بیداری ان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جب عملی مخالفت دیکھتے ہیں تو

تماشہ دیکھنے کے شائق

ضرور ہوتے ہیں۔ وہ اسے ایک تماشہ سمجھتے ہیں۔ اور گو قریب نہیں آتے۔ مگر دور سے جھانکتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی بالآخر قابو آ جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر تماشہ دلچسپ ہو۔ تو دور سے جھانکنے والے

آہستہ آہستہ قریب

آجاتے ہیں۔ اور کسی چیز کے خوشگوار نتائج دیکھ کر کسی نہ کسی بہانہ سے اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔

میں نے ۱۱-۱۲ سال کی عمر میں اس عمر کے مطابق

ایک رویاء

دیکھا تھا۔ جو یہ ہے۔ کہ اس بازار میں جو اب احمدیہ بازار کہلاتا ہے کبڈی ہو رہی ہے۔ ایک طرف احمدی اور دوسری طرف غیر احمدی ہیں جن کے لیڈر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہیں۔ کبڈی وہ ہے جسے پنجابی میں جھیل کہتے ہیں۔ ان کی طرف سے جو آدمی کبڈی دینے آتا ہے۔ احمدی اسے پکڑ لیتے ہیں۔ اس کا دم ٹوٹ جاتا اور وہ بیٹھ جاتا ہے۔ یہاں تک ان کی طرف صرف مولوی محمد حسین صاحب رہ گئے۔ اور باقی سب احمدیوں نے پکڑ کر بٹھا لئے۔

کبڈی کا میدان

وہ تھا۔ جہاں ایک طرف مدرسہ احمدیہ کی دیوار اور دوسری طرف دوکانیں ہیں۔ آخر جب مولوی محمد حسین صاحب اکیلے رہ گئے۔ تو جس طرح بچے آنکھ مچولی کھیلتے وقت دیوار کے ساتھ منہ رکھ دائیں بائیں ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح مولوی صاحب نے بھی رکھ دئے۔ اور پہلو پر چلنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ جب حد فاصل پر پہنچ گئے تو کہنے لگے۔ اچھا سارے آگئے ہیں تو ہم بھی آجاتے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب مخالفوں کے سردار اور رئیس تھے۔ اور خواب میں سردار اور رئیس سے مراد بسا اوقات ان کے نائب ہوتے ہیں۔ یوں تو مولوی محمد حسین صاحب کے دل میں بھی آخر وقت میں صداقت بیٹھ گئی تھی۔ وہ ملتے بھی رہتے تھے اور پیغام وغیرہ بھی بھیجتے رہتے تھے۔ لیکن اگر اس کی عام تاویل کرائی جائے۔ تب ان سے مراد ان کے قائم مقام اور نائب ہونگے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب کو ایمان نصیب ہونے کے یہ معنی ہونگے کہ ان لوگوں کو بھی ہدایت مل جائیگی۔ جو دوسروں کو راہ صداقت سے روکتے ہیں

بہر حال

مخالفوں کی مخالفت

سے بھی ہمیں فائدہ ہی پہنچا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر یہ نہ ہوتی۔ تو شاید ہماری تبلیغ اس سے آدھی بھی نہ ہو سکتی جتنی کہ اب ہوئی ہے۔ اس کا

ایک فائدہ

یہ بھی ہوا۔ کہ بعض احمدیوں نے جو شاید عام حالات میں سستی دکھاتے۔ جب سنا کہ مخالف کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ ہماری باتوں کو نہیں سننے دینگے۔ تو ان کے دل میں بھی جوش پیدا ہوا۔ کہ ہم بھی تبلیغ کرینگے۔

جماعت میں بیداری

اور دوسروں میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں بیعتیں بھی ہوئیں۔ اور

بہت سے لوگوں نے بیعت کی

مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس وقت بیعت اپنی ذات میں مقصود نہ تھی۔ بلکہ اس کے اصل نتائج دو چار ماہ تک انشاء اللہ تعالیٰ نکلیں گے۔ اس سے ایک طرف تو جماعت میں اور بیداری ہوگی اور زیادہ

تبلیغ کا شوق

بڑھیگا۔ اگر کسی کو مخالفوں کے سامنے ندامت اٹھانی پڑی ہے۔ تو وہ آئندہ کے لئے مطالعہ کر کے اپنی قابلیت بڑھائیگا۔ اور جنہیں کامیابی ہوئی۔ ان کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ وہ اور زیادہ جوش سے کام کریں گے۔ غرضیکہ بہت سے فوائد حاصل ہونگے۔ اور

کچھ تازہ بتازہ پھل

بھی مل گئے ہیں۔ اس سے جماعت میں ایک عام احساس پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ہم سے پہلے سستی ہوئی ہے اور آیندہ زیادہ توجہ سے وہ کام کرینگے۔ بعض نے وعدہ کیا ہے کہ وہ باقاعدہ ٹریکٹ شائع کیا کریں گے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے ہمارے مبلغوں کو جو جواب ملے۔ وہ بھی بعض صورتوں میں حوصلہ افزا ہیں۔ کئی لوگوں نے انہیں آتے دیکھ کر کہا۔ کہ ہم

پہلے ہی انتظار میں

تھے۔ اور دروازے کھول کر آپ کی آمد کے منتظر بیٹھے تھے۔ بعض جگہ

لطائف

بھی ہوئے۔ ایک جگہ ایک مولوی صاحب نے لوگوں سے کہا کہ اپنے دروازے بند رکھو۔ تا کوئی احمدی تمہارے ہاں نہ آسکے۔ لوگوں نے تو کیا بند کرنے تھے۔ البتہ وہ خود دروازہ بند کر کے بیٹھا رہا۔ اور جو بھی آکر اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا۔ وہ یہ سمجھ کر کہ کوئی احمدی آیا ہے۔ اندر سے گالیاں دینے لگ جاتا۔ آخر ایک احمدی جو وہاں مدرس ہیں۔ اس کے مکان پر گئے۔ اور آواز دی۔ اس نے آواز پہچان کر کہا معاف کرنا آج تو تمام دن آپ کے احمدیوں نے ستا مارا ہے۔

میں سمجھتا ہوں۔

ایک چوک

ہوئی۔ ہماری لاہور کی جماعت کے دوستوں کو چاہیئے تھا۔ کہ سب سے پہلے تبلیغی وفد زمیندار اور حزب (؟) کے دفتر بھیجتے۔ دوست جو صبح ہی صبح ان کے ہاں پہنچ جاتے اور کہتے ہم اس لئے آئے ہیں۔ کہ آپ نے آج ہمارے خلاف جلسہ کر کے تقریریں کرنی ہیں۔ پہلے آپ ہمارے خیالات سن لیں اور ان میں جو باتیں آپ کو قابل اعتراض نظر آئیں۔ اس پر بے شک اعتراض کریں۔ لاہور کے دوستوں کو چاہیئے تھا۔ کہ پہلے تبلیغ ان ہی لوگوں سے شروع کرتے۔

جیسا کہ میں نے ڈلہوزی کے ایک خطبہ میں بیان کیا تھا تبلیغ کے لئے

تھوڑی سی دیوانگی

بھی ضروری ہے۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں آیا۔ جسے دیوانہ نہ کہا گیا ہو۔ اور جب ہم نے ان کا ورثہ پایا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں دیوانہ نہ کہا جائے۔ دیوانگی ہی دراصل

حقیقی فرزانگی

عطا کرتی ہے۔ اور جنون ہی اللہ تعالیٰ کی محبت کو کھینچتا ہے یہ ایک قسم کی دیوانگی ہی ہے کہ ایسے شدید دشمنوں کے پاس انسان تبلیغ کے لئے جائے۔ جو ممکن ہے ماریں یا کوئی جھوٹا ہی مقدمہ بنا دیں۔ مگر بہر حال یہ دیوانگی ایسی ہوتی ہے۔ کہ

دوسروں کے دلوں میں بھی بیداری

پیدا کرتی ہے۔ بعض جگہ دوسرے لوگوں سے دیوانگی ہوئی جو ہمارے لئے فائدہ کا موجب بن گئی۔ ایک جگہ ہمارے آدمی گئے۔ تو ان میں سے ایک نے اس مکان میں جہاں وہ جا کر بیٹھے باہر سے کنڈی لگا دی۔ تا دوسرے لوگ آکر ان کی باتوں کو نہ سن سکیں۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہوا۔ کہ ان کے اپنے پانچ سات آدمی جو وہاں پہلے موجود تھے۔ ان کو خوب تبلیغ کی گئی۔ کنڈی باہر سے لگی رہی اور وہ مجبوراً بیٹھے سنتے رہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس وقت کی تبلیغ بھی زیادہ مؤثر ہوئی ہوگی۔ اگر ہمارے آدمی کی طرف سے کنڈی لگائی جاتی۔ تو ان پر اور قسم کا اثر ہوتا وہ اسے شرارت پر محمول کرتے۔ اور بھڑک جاتے۔ لیکن جب ان کے اپنے آدمی کی طرف سے ایسا ہوا۔ تو ہمارے مبلغین پر غصہ نہیں ہو سکتے تھے۔ بلکہ ان سے

گونہ ہمدردی

پیدا ہوئی ہوگی۔ تو کچھ دیوانگی ہم سے بھی ہونی چاہیئے تھی۔ اور وہ یہ کہ

شدید مخالفوں کے گھروں میں

جاتے۔ مثلاً مولوی ظفر علی۔ مولوی ثناء اللہ۔ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ۔ اور ایسے مخالفوں کے مکانوں پر پہنچکر تبلیغ کرتے۔ ؎

لیکن بہر حال اس سے جو نتائج نکلے ہیں۔ وہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہ

بہت ہی مفید چیز

ہے گو فی الحال یہ مشورہ تو قابل قبول نہیں۔ کہ ماہوار یا سہ ماہی ایسا انتظام کیا جائے۔ لیکن ششماہی ضرور ہونا چاہیئے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے

دو عیدیں

دی ہیں۔ اور ان دونو کے مقابلہ میں شکریہ کے طور پر

دو تبلیغی دن

ہونے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ جب ہمیں عید دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیئے کہ اس کے بدلہ میں اس کے

بھولے بھٹکے بندوں کو

راہ راست دکھائیں۔ اور اپنے عمل سے ظاہر کریں کہ تو نے ہم پر رحم فرمایا اور خوشی بخشی ہے۔ اس کے بدلہ میں ہم تیرے گمراہ بندوں کو تیرے دربار میں حاضر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس میرا منشاء ہے کہ ایک دن مارچ اپریل یا مئی میں مشورہ کے بعد مقرر کیا جائے۔ جبکہ

زمینداروں کو دقت

نہ ہو۔ پہلے بھی اگرچہ مشورہ کیا گیا تھا۔ اور مشاورت کے وقت زمینداروں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ لیکن پھر بھی انہیں شکایت ہے کہ یہ ان کی بے حد مصروفیت کے دن تھے۔ اس لئے آئندہ کے لئے مشورہ سے ایسا دن مقرر کیا جائیگا۔ جب زمیندار بھی فارغ ہوں۔ کیونکہ ہمارے زمیندار تو پھر بھی قربانی کر لینگے۔ لیکن سننے والے نہیں کر سکتے۔ پس فی الحال میں اس دن کی کامیابی پر

اللہ تعالیٰ کا شکر

ادا کرتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ سال میں

دو دن تبلیغ کے لئے

مقرر کئے جائیں۔ اس سے جماعت میں سے بھی سستی دور ہو جائیگی اور جلسہ پر جس طرح سینکڑوں لوگ بیعت کرتے ہیں۔ اور اگر ان کے بیوی بچوں کو شامل کر لیا جائے۔ تو یہ تعداد ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح کچھ عرصہ کے بعد ان دنوں کے نتائج بھی ایسے نکلنے لگ جائیں گے۔ کہ یہ بھی

ایام بیعت

کہلانے لگیں گے۔ دوران میں جماعت میں کافی ترقی ہونے لگ جائیگی۔ حتیٰ کہ خدا کے فضل سے ہم ایسے مقام پر پہونچ جائینگے کہ ہماری ہر ترقی ہماری طاقت میں نمایاں اضافہ کرنیوالی ہوگی۔ جیسے بچہ یوں تو ترقی کرتا ہی ہے لیکن اڑھائی تین سال کی عمر میں پہونچ کر اس میں نمایاں ترقی ہونے لگتی ہے۔ اسی طرح ۱۱-۱۲ سال کی عمر پر پہونچکر اور ۱۹-۲۰ سال کی عمر میں اور زیادہ نمایاں ترقی ہو جاتی ہے۔ ہمارے لئے بھی

نمایاں ترقی کے دن

قریب آئے ہوئے ہیں۔ اور میرے نزدیک ہمیں چاہیئے۔ کہ اس وقت کو ضائع نہ کریں بلکہ کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کے فرضیہ یعنی تبلیغ کر

آل کشمیر مسلم پولیٹیکل کانفرنس

کا

خطبۂ صدارت

یہ خطبہ فخر قوم شیخ محمد عبد اللہ صاحب شیر کشمیر ایم۔ ایس سی نے بحیثیت صدر کانفرنس سرینگر میں پڑھا

گذشتہ سے پیوستہ

رشوت ستانی بدستور باقی ہے

جاگیروں کے معاملہ میں بھی کمشن کی سفارش پر عمل نہیں کیا گیا۔ رشوت ستانی اسی طرح ہے جس طرح پہلے تھی۔ صنعتی ترقی کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔

مجوزہ مجلس آئین ساز کے اختیارات

مجوزہ اسمبلی کے اختیارات بہت کم کئے گئے ہیں۔ ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اگر ۷۰ فیصدی ممبران اسمبلی کسی وزیر پر عدم اعتماد کا ووٹ پاس کریں تو اسے الگ کر دیا جائے۔ مگر نہ تو کمیشن کی سفارشات میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اسمبلی کو جاگیرداروں کے متعلق کوئی قانون بنانے کا حق نہیں دیا گیا۔ یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ اسمبلی کی صدارت کب تک سرکاری عہدہ داروں کے سپرد رہیگی یہ بھی واضح نہیں۔ کہ وزارت منتخب شدہ ممبران کے لئے بھی کھلی ہوگی یا نہیں۔ ہنگامی قوانین چھ ماہ سے زائد عرصہ کے لئے جاری نہ ہونے چاہئیں اور اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو اسمبلی میں معاملہ کو ضرور پیش کیا جائیگا۔ نیز اسمبلی میں ممبران تجارت کے لئے کوئی نشست مخصوص نہیں کی گئی۔ حالانکہ ایسا کرنا ضروری ہے۔

مجلس آئین ساز کے سرکاری ارکان کی تعداد

اسمبلی کے سرکاری ارکان کی تعداد کل ۳۰ فیصدی ہونی چاہیئے۔ اور ان سرکاری ارکان میں سے نصف سے زیادہ سرکاری ملازم ہوں۔ اور نامزد کرتے وقت مسلمانوں کی طاقت کو کم نہ ہونے دینا چاہیئے۔

آزاد تحقیقاتی کمیشن

افسوس ہے۔ کہ میرپور اور راجوری وغیرہ میں اب تک مظالم کا سلسلہ جاری ہے۔ اور ہنگامی قانون بدستور نافذ ہیں جن حکام نے وہاں مظالم ڈھائے۔ ان سے اب تک کوئی بازپرس نہیں کی گئی۔ اس لئے میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن بٹھا دیا جائے۔ جو وہاں کے مظالم کی تحقیقات کرے۔ اور ہنگامی قوانین کو فی الفور واپس لیکر فضا صاف کر دیجائے۔

اسی طرح تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ چونکہ یہ علاقے زیادہ تر مسلمانوں سے آباد ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ یہاں مسلمان افسر ذمہ دار عہدوں پر مقرر کئے جائیں۔

معاوضۂ نقصان نہیں دیا گیا

جموں ۲ نومبر ۱۹۳۱ء کے فساد میں جن ہندو مسلمانوں کا نقصان ہوا تھا۔ ان کو ریاست سے ابھی تک کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا۔ چونکہ میرپور وغیرہ مقامات میں بعض قوموں کو ایک معقول معاوضہ دیا گیا ہے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ جموں کے مظلوموں کو بھی ریاست کی طرف سے امدادی رقوم عطا کی جائیں کشمیر کے لئے بھی حکم ہو چکا تھا۔ کہ معاوضہ دیا جائیگا۔ چنانچہ جن کا نقصان ہوا ہے۔ ان سے بیانات بھی لئے جا چکے ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ کیا نتیجہ ہوا۔ پس حکومت کو چاہیئے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ مسلمانوں کی تمام شکایات کا جن کو کہ تمام دنیا نے جائز تسلیم کیا ہے۔ ازالہ کرے تاکہ کوئی فطرتی ہیجان پیدا نہ ہو۔

ترقی کے لئے تنظیم ملت کی اہمیت

برادران! ہماری ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہماری تنظیم مکمل ہو۔ گذشتہ ایام میں ایسے وقت بھی ہم پر آئے ہیں۔ کہ بعض علاقوں تک آواز پہنچانا بھی ہمارے لئے مشکل ہو گیا تھا۔ پس اس سال ہمیں ہر قصبہ اور گاؤں اور پھر ہر تحصیل اور ضلع اور صوبہ کی انجمنیں اس طرح بنانی چاہئیں۔ کہ اگر کسی وقت ہمیں پھر حکومت کو نوٹس دینا پڑے۔ تو ملک کے گوشہ گوشہ میں ہمارے کارکن موجود ہوں۔ جو گذشتہ سال کی شاندار روایات کے مطابق جان دے کر بھی پر امن رہنے کا ثبوت دیں۔ اور باوجود گولیاں کھانے کے قومی کاموں کو چھوڑنے پر تیار نہ ہوں۔

کیا کرنا چاہیئے؟

نیز ہمیں اس عرصہ میں مجوزہ اسمبلی کے لئے پوری تیاری کرنی چاہیئے۔ تاکہ ملک سے صحیح نمائندے لئے جائیں۔ اور خوشامدی یا ایسے لوگ جن کو ملک کی ضروریات سمجھنے کی طاقت نہ ہو۔ نمائندے ہوکر کئے کرائے کام کو غارت نہ کر دیں۔ ہمارے لئے اس امر کی بھی ضرورت ہے۔ کہ ہم اس عرصہ میں اپنے پریس کو مضبوط کریں۔ ملازمتوں میں مسلمانوں کو داخل کرانے کی کوشش کریں۔ اور مسلمانوں میں تعلیم کی روح پھونکیں۔ تاکہ سمجھدار کارکنوں کی تعداد روز بروز بڑھتی چلی جائے۔ اسلام اور جہالت متضاد چیزیں ہیں۔ مسلمان مستقل علم سے کرنگے۔ اور اسکی ضیا پاشیوں سے کائنات کے ذرہ ذرہ کو منور کر دیا۔ آج دنیا کی ہر قوم اسلام اور مسلمانوں کی مرہون منت ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس وقت ہم جہالت کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ تعلیم نسواں کی طرف بھی ہمیں توجہ کرنی چاہیئے۔ کہتے ہیں۔ کہ جو نازک انگلیاں گہوارے کو ہلایا کرتی ہیں۔ وہی قوموں اور سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ بھی کرتی ہیں۔ غرض یہ کام ہیں۔ جو ہمارے سامنے ہیں۔ جنہیں امن کے قیام کے بغیر ہرگز نہیں کر سکتے۔ پس اگر کام کی ہنگامی صورت قائم رہی تو ہم ان عظیم الشان کاموں سے غافل ہوکر ایسے اعلےٰ موقعہ کو جو ہماری قوم کے لئے سینکڑوں سال کے بعد آیا ہے۔ کھو بیٹھیں گے۔ ہاں ہمیں اس عرصہ میں ملک کے چاروں گوشوں سے ان مطالبات کی تصدیق میں جواب تک منظور نہیں ہوئے۔ متواتر زور دیتے رہنا چاہیئے تاکہ حکومت کو یہ خیال ہو۔ کہ مسلمان ان امور پر جو گلینسی کمیشن نے منظور کئے ہیں۔ مطمئن ہوگئے۔ اور ان کی امنگیں وہیں پر آکر ختم ہوگئی ہیں۔

والنٹیر کوریں بنائی جائیں

اس طرح ہمیں طول و عرض ملک میں والنٹیر کور بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کے ذریعہ سے ملک میں جرأت بہادری اور کام کی روح پیدا ہو۔ وہ کھیلیں رائج کرنی چاہئیں۔ جو جرأت اور بہادری پیدا کرتی ہیں۔ اور جن میں تنظیم اور اطاعت کی مشق ہوتی ہے۔ اور چاہیئے کہ ہم ہر تحصیل میں کھیلوں کا مقابلہ کرائیں۔ تاکہ نوجوان اس طرف متوجہ ہوں۔ اور مقابلے میں عزت حاصل کرنے کے خیال سے وہ ان کھیلوں میں حصہ لینے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ ہمیں یہ بھی چاہیئے۔ کہ اس عرصہ میں ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دینے کی کوشش کریں۔ کشمیر کے مسلمان بہترین دستکار ہیں۔ ان کی بنائی ہوئی چیز آج بھی دنیا کو متحیر کر دیتی ہے۔ لکڑی کا کام۔ سوزن کاری پیپر ماشی۔ غالیچے۔ اور قالین وغیرہ ایسی صنعتیں ہیں۔ جو کشمیر کے لوگ ہی جانتے ہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ ایسے چھوٹے چھوٹے بازار ملک کے مختلف حصوں میں قائم کریں۔ جن میں ایسے کاموں کی نمائش ہو۔ اور جو گاؤں کے لوگ بھی بآسانی ترقی کر سکیں۔ اور ان کے ذریعہ سے اپنی آمد بڑھا سکیں۔ اور لوگوں کو ترغیب دیں۔ کہ اپنے ملک کی مصنوعات کو فروغ دیں ۔

صفائی اور لباس کی درستی

اسی طرح صفائی اور لباس کی درستی پر ہمیں توجہ دینی چاہیئے تاکہ قوم میں حسن پیدا ہو۔ آج جموں و کشمیر کے مسلمان فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو ان کی جہالت ہے۔ جو دور ہونی چاہیئے۔ مگر سب سے بڑا سبب ان کا اسراف ہے۔ بیاہ شادی کے موقعہ پر جو جاہلانہ رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔ وہ ترک کی جائیں۔ اور پہننے میں بھی کفایت شعاری سے کام لیا جائے

برادران یہ پروگرام ہے۔ جسے میں آئندہ سال کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہم پروگرام کے جاری کرنے اور ایک حد تک چلانے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو ہمارا اگلا سال گزشتہ سے بھی زیادہ کامیاب ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

اسلامیان پونچھ کی حالت زار

اب میں پونچھ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ چار لاکھ باشندگان پونچھ میں سے مسلمان ۹۸ فیصدی ہیں۔ مگر نہایت ابتر حالت میں ہیں اور وہ اقتصادی بربادی اور تمدنی خستہ حالی میں اسفل السافلین کی تنزلیں طے کر رہے ہیں۔ جاگیر پونچھ مشکل سے ایک ضلع کے برابر ہے جسمیں سے بیشتر حصہ جنگلات اور وادی غیر ذی زرع کی حالت میں غیر آباد رکھا گیا ہے۔ اور ایک نہایت ہی محدود حصہ زیر کاشت ہے۔ جس سے چار لاکھ کی آبادی بمشکل چھ مہینے کے لئے اپنی خوراک بہم پہنچا سکتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہے۔ کہ علاقہ پونچھ قحط فقر و فاقہ اور بدترین حالت کا بھیانک نظارہ پیش کرتا ہے۔ اور ہزاروں وطن سے بے وطن ہوکر بیرونجات میں دربدر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اس پر طرفہ یہ کہ جاگیر نہایت شدید قوانین کی گرفت کی مدد سے ۱۱ لاکھ کی آمد بہم پہنچاتی ہے جس میں سے دس لاکھ ایک بھاری بھرکم نظم و نسق کو سنبھالتے ہیں۔ اور صرف ایک لاکھ رفاہ عام میں خرچ کیا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ کس قسم کے ناقابل برداشت بوجھ کے نیچے ہمارے بھائی پسے جا رہے ہیں ان کی خستہ حالی بڑھتی جاتی ہے۔ ان کے لئے اصلاح کا مستقبل دور ہوتا جا رہا ہے۔ پونچھ در حقیقت جموں کی طرح ریاست کشمیر کا ایک حصہ ہے۔ اور ۱۹۸۵ء بکرمی کے اعلان نے اس کو ایک جاگیر قرار دیتے ہوئے اس کی حیثیت وضع کر دی ہے۔ وہ اب باجگذار ریاست نہیں ہے کہ جس کے اندرون ملک کے قوانین استبدادیہ نافذ ہوتے رہیں بلکہ وہ ایک جاگیر ہے۔ اور کشمیر کے ایک ضلع کے برابر ہے۔ اور اس کے اندر نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے نہ علیحدہ قوانین کی ضرورت ہے۔ نہ بھاری ایڈمنسٹریشن کی۔

دو عملی کا سدباب کیا جائے

میں مہاراجہ بہادر سے مودبانہ التماس کرتا ہوں۔ اور وہاں کے باشندوں کی انتہائی اور دائمی مظلومیت کا واسطہ دیکر ریاست کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ دو عملی کا سدباب کیا جائے۔ اور پونچھ میں بھی وہی قوانین نافذ ہوں۔ جو ریاست کے دوسرے حصوں میں ہیں۔ تاکہ جاگیر پونچھ کو کوئی حق نہ رہے کہ وہ علیحدہ اپنے قوانین ساخت کرے۔ اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ ریاست کے ان قوانین سے جو رعایا کے لئے مراعات اور سہولتیں رکھتے ہیں۔ باشندگان پونچھ کو محروم رکھا جاتا ہے اور جو قوانین سخت ہیں۔ ان کا شکنجہ ان کی گردنوں پر رکھا جاتا ہے۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ ایسے مقامی قوانین ساخت کئے گئے ہیں جنہوں نے خلق خدا کے لئے زندگی کو وبال جان کر دیا ہے۔

متشددانہ قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ

بارہا ان ظالمانہ قوانین کی تنسیخ کے لئے درخواستیں پیش کی گئیں۔ مگر صدائے برنخاست۔ آخر مایوس ہوکر ساڑھے تین ماہ کا عرصہ ہوا۔ ایک وفد پونچھ کی مصیبت بھری داستان لے کر دربار عالی میں حاضر ہونے کے لئے سری نگر میں آیا۔ مگر کرنل کالون وزیر اعظم صاحب نے اسے مشورہ دیا۔ کہ راجہ صاحب پونچھ ان کی شکایات دور کر دینگے اور یہ کہ واپس ان کے پاس جائیں۔ چنانچہ یہ وفد وزیر اعظم صاحب کے مشورہ پر پورا پورا اعتماد رکھتے ہوئے لوٹا۔ اور وہاں سری راجہ صاحب پونچھ نے ایک آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اور مسلمانوں اور ہندوؤں نے متفقہ طور پر اپنے مطالبات پیش کئے۔ بالآخر راجہ صاحب نے دربار عام میں اعلان کیا۔ کہ ان کے مطالبات منظور کئے گئے ہیں۔ لیکن آج تک ان منظور شدہ مطالبات کا نہ اعلان کیا گیا ہے۔ اور نہ در حقیقت وہ منظور کئے گئے ہیں بلکہ پردۂ پوشیدگی میں ان کی قطع و برید کر کے ان کو کالعدم کر دیا گیا ہے۔ اس سے ان مظلوم باشندگان پونچھ کی مایوسی اور نفرت بھرے جذبات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا میں تمام دنیا کے سامنے ان کی مظلومیت کی آواز اٹھاتے ہوئے مہاراجہ بہادر کے حضور دو اصولی مطالبات پیش کرتا ہوں

دو اصولی مطالبات

(۱) یہ کہ دو عملی کو منسوخ کر کے نظام ریاست میں علاقہ پونچھ کو دیگر اجزائے ریاست کے ساتھ ۱۹۸۵ء بکرمی کے اعلان کے مطابق یکساں حیثیت دیتے ہوئے جہاں انہیں قوانین اور اصلاحات کا نفاذ کرینگا حکم دیا جائے۔ وہاں ساتھ اسمبلی میں باشندگان پونچھ کے لئے ان کی نمائندگی کے حق کا فیصلہ کیا جائے۔ (۲) یہ کہ مہاراجہ بہادر رحم و عدل کے جذبہ سے کام لیتے ہوئے ایک آزاد کمیشن مقرر فرمائیں۔ جو ان مظالم اور خرابیوں کی تحقیق کرے۔ جنکا دور دورہ آج کل پونچھ میں ہے حکام پونچھ کی نااہلیت اپنے لئے کافی ثبوت پیش کر چکی ہے اور یہ وقت ہے۔ کہ مہاراجہ بہادر دانشمندی سے کام لیتے ہوئے پونچھ کے بگڑے ہوئے حالات کو سنبھال لیں۔ پونچھ نہایت ہی ناگوار حالات میں سے گزر رہا ہے۔ اور اس کا کوئی حل نہیں۔ مگر ایک آزاد کمیشن اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ مظلوم باشندگان کو اس آزاد کمیشن سے محروم کیا جائے ۔

مستقل نظام کے قیام کی ضرورت

اس کے بعد میں تنظیم کے متعلق کچھ عرض کر کے اپنے خطبہ کو ختم کروں گا۔ برادران آپ جانتے ہیں۔ کہ اس وقت تک جو سیاسی کام تمام ریاست کا مشترکہ ہوا ہے۔ وہ صرف خدا کے فضل وکرم سے چند افراد کی ہمت سے انجام پذیر ہوا ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ جب تک ہمارا کوئی مستقل نظام قائم ہو۔ اس وقت تک نہ صحیح رنگ میں کام چل سکتا ہے۔ اور نہ مسلمانان ریاست ترقی کر سکتے ہیں۔ مجھے یہاں تنظیم کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے قواعد ایسے بین اور واضح ہیں۔ کہ میں ان کے بیان سے تضیع اوقات نہیں کرنا چاہتا۔ تنظیم سے میرا مطلب یہ نہیں۔ کہ چند قواعد کا ایک مجموعہ تیار کر کے دفتر میں رکھ لیا جائے۔ بلکہ تنظیم تبھی مفید ہو سکتی ہے۔ جب ساری قوم عملاً ان قواعد کی پابندی کرنے کی کوشش کرے۔ اور پوری طرح ان کا احترام قائم کرے۔ ورنہ قواعد یقیناً کام میں صرف روک بنا کرتے ہیں۔ پس آج آپ صاحبان نے اس نہایت ہی اہم ضرورت کو پورا کرنے کے طریق پر غور کر کے فیصلہ کرنا ہے۔ کہ آپ اپنے لئے کونسا نظام پسند کرتے ہیں۔ میں موٹے طور پر اس معاملہ کے متعلق اپنی رائے یہاں بیان کر دیتا ہوں۔ تا کہ فیصلہ کرتے وقت آپ اسے مد نظر رکھ سکیں ؛

تنظیم ملت کا لائحہ عمل

تنظیم کا پروگرام میرے نزدیک یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہر گاؤں جسمیں دس ممبر ہو جائیں۔ اسے ایک شاخ قائم کرنے کی اجازت دی جائے ہر تھانہ میں جو ایسے دس گاؤں کی انجمنیں قائم کر سکے۔ اسے تھانہ کی انجمن اور ہر تحصیل جسمیں ایسی تیس انجمنیں ہوں۔ اسے تحصیل کی۔ اور ہر ضلع جسمیں ایسی دو تحصیلیں ہوں۔ (یعنے جسمیں تیس تیس مقامی انجمنیں ہوں) ان میں ضلع کی انجمن قائم کرنے کی اجازت ہو۔ اور یہ ضلع کی انجمنیں ۱/۵ نمائیندے صوبہ کی انجمن کے چنیں۔ اور صدر صوبہ کے شہر سے ۱/۵ نمائیندے چنیں۔ ان نمائیندوں کی انجمن کے علاوہ ایک تمام ریاست کی انجمن ہو۔ جسمیں نصف نمائیندے صوبہ جاتی انجمنوں کی طرف سے ہوں۔ اور نصف اس طرح چنیں جائیں۔ کہ ہر تحصیل کی طرف سے ایک ایک نمائیندہ لیا جائے۔ جو نصف صوبہجات کی انجمنوں کی طرف سے ہوں ان میں ۲/۳ کشمیر کی طرف سے اور ۱/۳ جموں کی صوبہ انجمن کی طرف سے ہوں ؛

قومی بیت المال قائم ہونا چاہیئے

نیز ہمارا ایک بیت المال قائم ہونا چاہیئے۔ اور اس طرح زکوٰۃ کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔ تا کہ ایک طرف اسلام کے ایک نہایت ہی اہم اور پاکیزہ اصول پر عمل ہو۔ اور دوسری طرف قومی کاموں میں آسانیاں پیدا ہوں۔

دعاء

آخر میں اللہ تعالے سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام مع الاکرام

مظلومین کشمیر کے لئے چندہ کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی تحریک چندہ کشمیر میں حصہ لینا ہر ایک احمدی کے لئے اس وقت تک لازمی ہے۔ جبتک کشمیر کا کام ختم نہ ہو جائے۔ ابھی کام پورے زور سے ہو رہا ہے جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء میں حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے تمام نمائیندوں کے سامنے پر زور الفاظ میں یہ اعلان فرمایا تھا۔ "میں نے جماعت میں تحریک کی تھی۔ کہ پہلے چندوں سے (اس میں چندہ عام یا چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ شامل ہے) زائد ایک پائی فی روپیہ اس کام کے لئے دیں۔ بہت سی جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے مگر بہت سی ابھی باقی ہیں۔ پھر یہ بھی تحریک کی گئی تھی۔ کہ دوسروں سے بھی اس کام کیلئے ہر اد کے ساتھ چندہ وصول کریں۔ اس وقت تین چار ہزار روپیہ ماہوار اس کام پر خرچ ہو رہا ہے۔ (آج کل اقل ترین اخراجات ماہوار دو ہزار ہیں) اور آمد کی کمی کی وجہ سے ۷۰۰۰ ہزار روپیہ قرض لے کر خرچ کیا جا چکا ہے۔ اگر ہماری جماعتیں اس طرف توجہ کریں۔ تو یہ قرض ادا ہو سکتا ہے۔ احباب یہاں سے جانے کے بعد خود بھی چندہ بھیجیں۔ اور دوسروں سے بھی جمع کر کے ارسال کریں۔ اور کم از کم ایک سال کے لئے یہ بوجھ اٹھائیں۔ اور دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالے کامیابی عطا کرے۔"

اس وقت احباب کرام کو ان کا دوسرا فرض یاد دلایا جاتا ہے یعنے دوسروں سے چندہ کشمیر وصول کرنا۔ کیونکہ اس میں شک نہیں کہ اکثر احمدی احباب اپنی ماہوار آمدنی پر ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے ادا کرتے ہیں۔ گو بعض جماعتیں اس طرف متوجہ نہیں لیکن عام مسلمانوں سے وصولی کیطرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ پس تمام احمدی جماعتوں کے کارکنوں اور افراد جماعت سے التماس ہے کہ وہ جہاں اپنا چندہ کشمیر فنڈ باشرح اور باقاعدہ ادا کریں۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشاد بالا کی تعمیل میں عام مسلمانوں سے بھی جسقدر مل سکے وصول کر کے ان کو ثواب میں شامل کریں ؛

ماہ اکتوبر میں اس وصولی کی رفتار بہت کم رہی ہے۔ حالانکہ اس کے متعلق بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں ؛

خاکسار

(فنانشل سیکرٹری)

مظلومانِ جموں وکشمیر کی قانونی امداد

اور

آل انڈیا کشمیر کمیٹی

مظلومین ریاست جموں وکشمیر کی قانونی امداد آل انڈیا کشمیر کمیٹی جسطرح پر کرتی چلی آ رہی ہے۔ وہ احباب سے پوشیدہ نہیں۔ تمام علاقہ جموں میں کشمیر میں اس نے اپنے بیرسٹر ایڈووکیٹ اور پلیڈر بھیجے۔ جو نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ مظلومین کی قانونی امداد کرتے رہے ؛

چوہدری محمد یوسف خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر ایک نہایت مخلص اور قابل نوجوان پلیڈر ہیں۔ ایک عرصہ جموں اور سری نگر میں بھی نہایت قابلیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آج کل آپ کو میرپور میں مظلومین کی قانونی امداد کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آپ وہاں نہایت کامیابی کے ساتھ مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں ؛

آپ نے سرکار بنام صاحبدین کے مقدمہ کی پیروی کی جس میں کل ۱۰۷ ملزم بالزام ڈکیتی تھے۔ ان میں سے ۴۲ پر فرد جرم لگا تھا۔ ۲۴ رہا ہو گئے ؛

حال ہی میں آپ نے مندرجہ ذیل مقدمات میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؛

(۱) عدالت اے۔ ڈی۔ ایم۔ سرکار بنام بختیار وغیرہ جرم ڈاکہ میں ۲۷ ملزم تھے۔ ۱۴ قبل از فرد جرم باقی ۱۲ ۱۱ ستمبر کو بری کر دیئے گئے ؛

(۲) عدالت اے۔ ڈی۔ ایم سرکار بنام اسمٰعیل جرم ڈاکہ میں ۱۷ ملزم تھے۔ ۱۴ پہلے رہا کر دیئے گئے تھے۔ باقی ۱۱ ستمبر کو رہا کر دیئے گئے ؛

اسی طرح عدالت سیشن جج جہاں سرکار بنام نواب وغیرہ قتل میں گیارہ اشخاص کا چالان تھا۔ ان میں سے چار مفرور تھے۔ چھ حاضر تھے ؛

اس مقدمہ کی پیروی شروع میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ آف گوجرانوالہ کر رہے تھے۔ انہوں نے فرست وغیرہ معافی کا بیان کرایا تھا۔ بعد ازاں اس مقدمہ کی پیروی جناب چوہدری عصمت اللہ خان صاحب پلیڈر نے کی۔ عدالت نے تمام حاضر ملزمان کو بری کر دیا ؛ (اسسٹنٹ سیکرٹری کشمیر کمیٹی)

(رجسٹرڈ) پیلی بھیت کیوں مشہور ہے (رجسٹرڈ)

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا بہرا پن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

بہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص معنت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو۔ وہ خود یہاں آکر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپکا فرض ہے

ہمارا پتہ یہ ہے:۔ **کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یوپی**

حیرت انگیز رعایت

آزمائش کا سنہری موقعہ

ہم نے محض اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کے لئے یہ غیر معمولی رعایت دی ہے کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ جو ایکدفعہ بھی ہم سے معاملہ کریگا۔ وہ ان بہترین ادویہ کے جادو اثر فائدہ سے متاثر ہو کر ہمیشہ کے لئے ہمارے کارخانہ کا گرویدہ ہو جائیگا۔ لہذا جو اصحاب اپنے آرڈر یکم نومبر ۱۹۴۲ء تک بھیجینگے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ میں ۴ رفی روپیہ رعایت دی جائیگی۔ :- **دلکشا ہیر آئل** یہ تیل کا تیل اور دوائی کی دوائی ہے دائمی سر درد اور نزلہ کو چند یوم میں رفع کرتا ہے۔ بالوں کو لمبا مضبوط۔ ملائم اور چمکدار کرتا ہے۔ چالیس سال سے پیشتر سفید ہوئے ہوئے بالوں کو اس کا متواتر استعمال چند ماہ میں جڑ سے سیاہ اگاتا ہے بالوں کے جھڑنے کو یکقلم موقوف کرتا ہے۔ اپنی خوشبو میں ثانی نہیں رکھتا۔ اصلی قیمت فی شیشی ۴ اونس عہ رعایتی قیمت عہ :- مکرمہ محترمہ جناب بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب رئیس اعظم مالیرکوٹلہ تحریر فرماتی ہیں کہ میں ۱۹۳۶ء سے آپکا تیل استعمال کر رہی ہوں میں نے بفضلہ تعالیٰ اس کو بہت ہی مفید پایا ہے میرے بال جو نصف سے زیادہ گر گئے تھے اور گرتے چلے جاتے تھے۔ وہ گرنے بند ہو کر نئے سرے سے پیدا ہو گئے ہیں اور بالوں کی طاقت کے تیل مختلف اقسام کے استعمال کر کر کے بہت سخت ہو گئے تھے اب پھر وہ نرم ہو گئے ہیں اور ان میں گھونگر پڑنے لگ گئے ہیں۔ یہ تیل سر کو تازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور بالوں کو سیاہ اور مضبوط کرتا ہے۔ :- **دلکشا سنون (منجن)** دانتوں کی کل امراض کو نافع گوشت خورہ اور پائیوریا جیسی موذی مرض کو جڑ سے اکھیڑتا ہے منہ کی بدبو کو دور کر کے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے اس سے دانتوں کی ہلتی ہوئی جڑیں دوبارہ مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اصلی قیمت ۲ تولہ شیشی ۸ ر رعایتی قیمت ۶ ر۔ :- **ضروری اعلان** اس جگہ ہم یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ چیزیں جن کی قیمت ایک روپیہ سے کم ہے مثلاً دلکشا سنون فی شیشی ۶ ر ان کی ایک شیشی کی بجائے دو شیشی کا آرڈر دینا مفید ہوگا کیونکہ دو شیشیوں پر بھی وہی خرچ ہوتا ہے جو ایک شیشی پر اگر ایک شیشی منگوائیں تو ۱۴ ر میں پڑتی ہے اگر دو منگوائیں تو فی شیشی ۱۰ ر میں پڑتی ہے اگر چار منگوائیں تو فی شیشی ۸ ر میں پڑتی ہے امید ہے کہ دوست اس کا خیال رکھینگے۔ (۲) سی پی کے علاقہ والے سی۔ پی سٹور صدر بازار ناگپور سے ہماری اشیاء خرید سکتے ہیں اور حیدر آباد دکن والے حافظ ملک محمد صاحب توپ بازار حیدر آباد سے خرید کر سکتے ہیں۔ **عطریات**۔ ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگوار خوشبو میں بینظیر ہیں۔ روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک سب چیزوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے **مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (پنجاب)**

نایاب کتابیں

ناظرین یہ نایاب کتابیں ہر وقت ہمارے کارخانہ سے مل سکتی ہیں (۱) گنجینہ طبیب حصہ اول ستارھواں ایڈیشن حجم ۲۹۲ صفحہ مجلد عہ محصولڈاک ۷ ر جس کے پڑھنے سے بہت سا فائدہ آپ صاحبان کو ہوگا (۲) نایاب کتاب مجربات ارسطو عرف علاج فقیرانہ جسکی ہر گھر میں بہت سخت ضرورت ہے قیمت صرف ۸ ر محصولڈاک ۷ ر (۳) نایاب کتاب لب المجربات قیمت ۱۲ ر محصولڈاک ۷ ر (۴) طبیب نسواں معہ استاد دائیاں با تصویر قیمت عہ مجلد محصولڈاک ۷ ر

ملنے کا پتہ۔ **قادر کمپنی سرکل نمبر ۹ لدھیانہ پنجاب**

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کبھی حالت میں ہوتا ہے۔ ایم۔ ڈی ڈھلن صاحب۔ اے۔ آر سین۔ آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب داز مودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرور تمند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے نام صہ ر۔ احمدی دوستوں کو دسمبر تک مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔ المشتہر

ایم۔ نواب الدین مینیجر جوب اولاد نرینہ میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ہزار دکھ کا واحد دوا

امرت نور رجسٹرڈ آپکی ہر تکلیف مثلاً سر درد پیٹ درد بد ہضمی مثلی بھڑ کاٹے۔ ہر قسم کے زخم وغیرہ کے لئے جیبی ڈاکٹر کا کام دیگا آپ سفر میں ہوں یا حضر میں ہر وقت آپکو امرت نور کی ضرورت ہے اچانک ضرورت کے وقت بھی ایک سہارا ہے جس کی مدد لی سکتی ہے اسکو علاوہ امرت نور کئی اور امراض کا حتمی علاج ہے قیمت بڑی شیشی ۱۲ نصف عہ نمونہ ۷ ر۔ :- **ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان**

لدھیانہ کے تحفے

ناظرین اپنے دینی بھائیوں کی خاطر جس کی ہر ایک مسلمان کے گھر میں ضرورت ہے۔ یعنی دریاں اور جائے نماز قیمت فی جوڑہ

(۱) دریاں عمدہ مضبوط طول ۳ گز ۲ گرہ عرض ۱ گز ۸ گرہ ۔۔۔ ۔۔ ۲ روپے
(۲) " " طول ۲ گز ۴ گرہ عرض ۱ گز ۴ گرہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۲
(۳) " " " ۲ گز ۶ گرہ عرض ۱ گز ۶ گرہ ۔۔ ۸ ۔۔ ۳

جائے نماز

(۱) قسم اول طول ایک گز ۴ گرہ عرض ۱۰ گرہ قیمت ۔۔ ۱۲ ۔۔
(۲) قسم دوئم " " ۶ گرہ " ۱۲ گرہ " ۔۔ ۔۔ ۱

چینی لونگی جاپ سے لیکر ۱۲ تک ۲/۱ ۲ گز لمبی۔ نوٹ:۔ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ ملنے کا پتہ

شیخ محمد عبد اللہ دوکاندار بازار خراداں لدھیانہ (پنجاب)

اکسیر الاجسام

جو کنواں خشک ہو چکا ہو۔ یا پانی کی کافی مقدار بہم نہ پہنچا سکتا ہو۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کے متعلقہ کھیتیاں سرسبز نہیں رہ سکتیں وہ پانی کی قلت سے بہت جلد مرجھا جاتی ہیں۔ انسانی اعضاء کی سرسبزی کیلئے خون بمنزلہ پانی کے ہے۔ اگر جسم میں بعض وجوہات کی بنا پر خون کم ہو جائے۔ تو انسان کے چہرے سے پژمردگی ٹپکتی ہوئی نظر آنے لگتی ہے اعضائے رئیسہ اور شریفہ اپنے اپنے فعل کو کماحقہ طور پر سرانجام نہیں دے سکتے۔ طرح طرح کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں آپ کو اکسیر الاجسام حیرت انگیز فائدہ مند ثابت ہوگا۔ مردوں اور عورتوں کی امراض مخصوصہ کیلئے واحد علاج ہے۔ ہر موسم اور مقام پر استعمال کیا جا سکتا ہے کھانے سے پہلے اپنا وزن کریں۔ دس یوم کے بعد آپکا وزن کم از کم ڈیڑھ پونڈ بڑھ جائیگا۔ قیمت چالیس خوراک اڑھائی روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر گرین کاٹیج قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

تلاش رشتہ

ایک احمدی نوجوان کنوارے لڑکے کے واسطے نوجوان سلیقہ شعار اور امور خانہ داری سے واقف لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے لڑکا تعلیمیافتہ اور فوج میں لیس نائک کے عہدہ پر ملازم ہے لڑکی مہذب اور شریف خاندان سے ہو۔ خاکسار:۔ محمد عبد اللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا

سنہری موقعہ کا آخری اعلان

۱۸ر اکتوبر سے ۳۱ر اکتوبر تک محصولڈاک معاف

چونکہ محصولڈاک بہت زیادہ ہوگیا ہے اس لئے عام طور پر دوستوں کو کسی چیز کے منگوانے کیلئے زیادتی محصولڈاک بہت روک ہوتی ہے۔ سو مبارک ہو کہ یہ روک دور ہوگئی یعنی جو دوست از ۱۸ر اکتوبر تا ۳۱ر اکتوبر اپنی درخواستیں ڈاک میں پوسٹ کرینگے انہیں حسب ذیل ادویہ پر محصول ڈاک معاف رہے گا۔ بشرطیکہ کم از کم دو روپیہ کا آرڈر ہو۔ لہذا دوستوں کو فی الفور اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پھر بعد میں کف افسوس ملنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔

جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل ۲۱ رجون ۱۹۲۶ء کے الفضل میں لکھتے ہیں۔ کہ "نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کائیں نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک اسے مختلف آدمیوں پر آزما کر مفید ہونیکا اطمینان حاصل نہ کرلیں۔ امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اُٹھائیں گے۔"

موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے،

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک ۵ر معاف۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپکو بھی یہی بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اسبات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد محسوس ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا ہے مجھے یقینی طور پر فائدہ

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہی

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو نئی زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پُرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں اسکے استعمال کا یہ بہترین موسم ہے ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصولڈاک ۷ر معاف۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نہایت مسرت اور شکرگذاری کے جذبات سے لبریز ہوکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا تھا کہ آپسے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپنے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کردی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی الحمد للہ۔ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے ایک شیشی اور روانہ کریں"۔ شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا اسکی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔۔۔۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ سے ان خطرات سے بچالیا اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اسنے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپکو مبارک باد دیتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپکو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مُسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر اعظم

اکسیر البدن کے اجزاء کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ موتی عنبر وغیرہ اسکے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دِل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سُستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک پچیس ۲۵ روپے محصولڈاک ۷ر معاف۔

اکسیر اعظم سے پینتالیس سالہ اٹھارہ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سب اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ (ضلع کوہاٹ) سے لکھتے ہیں:

اکسیر اعظم کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر چالیس سال سے تجاوز کرچکی تھی۔ اور جسکو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اعظم کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی ہوئی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کردیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے قیمت تین روپے محصولڈاک ۷ر معاف۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کی ضرورت سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہی قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے ایک روپیہ محصولڈاک ۱۱ر معاف بشرطیکہ ایک وقت میں دو شیشیاں خریدی جائیں

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کرلیجئے گھر میں اس "تریاق اعظم" کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہی سفر میں اس کی شیشی کا آپکے پاکٹ اور سوٹ کیس میں ہونا یہ اسبات کی دلیل ہی کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں اسکے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر اسکی ایک قطرہ کے حلق سے اُترتے ہی مُردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہی سر درد۔ پسلی کا درد گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء درد قولنج کے درد۔ معدہ کا درد جگر کے درد گھٹنوں کے درد غرضیکہ جملہ اقسام کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے ناسور جلے ہوئے آبلوں متلی بخار ہیضہ کیلئے اکسیر غرضیکہ تقریباً ۲۰۰ امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے محصولڈاک ۵ر معاف۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہی۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہی۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا اُٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے ہیں بے چینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو کام کرنیکو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو انکے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہی اس دوا کا ایک ماہ استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہی قیمت پانچ روپے محصولڈاک ۱۱ر معاف۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ بکی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہی۔ دودھ گھی انڈے بالائی مکھن وغیرہ ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہی دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے اس دوا کا ہر گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے محصولڈاک ۱ر معاف

ملنے کا پتہ :- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ایوننگ نیوز بمبئی کو معلوم ہوا ہے کہ بمبئی پریذیڈنسی کے بعض اضلاع میں کانگریسیوں نے پرائیویٹ طور پر لاریوں کے ذریعہ ڈاک رسانی کا انتظام کر رکھا ہے جو بہت کم شرح محصول پر خطوط اور پارسل وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچا دیتے ہیں۔ اس سے سرکاری ڈاک خانوں کی آمد میں بہت کمی ہو گئی ہے۔

یورپین ایسوسی ایشن بمبئی نے ایک قرارداد پاس کر کے حکومت سے درخواست کی ہے۔ کہ جب تک سول نافرمانی ختم نہیں ہوتی۔ آرڈی ننس واپس نہ لئے جائیں۔

"ہندوستان ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم لندن کا بیان ہے کہ اگر ہندوستانی اسمبلی نے اوٹاوہ کانفرنس کے فیصلوں کی تصدیق کر دی۔ تو وزیر ہند آرڈی ننس بل میں کچھ نرمی کی اجازت دیدیں گے۔

ہندو مسلم مصالحت کی جو کانفرنس الہ آباد میں ۳۰ اکتوبر کو منعقد ہونے والی تھی۔ وہ اب ۵ نومبر پر ملتوی کر دی گئی ہے۔

ہندو مہا سبھا نے ایک خاص اجلاس کر کے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اسی صورت میں مصالحت پر آمادہ ہو گی۔ کہ تصفیہ مخلوط انتخاب کی بناء پر ہو۔ اور کسی قوم کو کسی صوبہ میں آئینی اکثریت نہ دی جائے۔ بنگال ہندو مہا سبھا نے بھی اسی قسم کا اعلان کیا ہے۔ سکھوں کی طرف سے بھی ایسا ہی نامعقول اعلان کیا گیا ہے۔

چینوا شہر کو گرا کر از سر نو تعمیر کرنے کے لئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے اور اس کے لئے ½ کروڑ پونڈ کی منظوری دی ہے۔

ڈھاکہ میں ۲۱ اکتوبر کو ایک ہندو طالب علم بم بنا رہا تھا۔ کہ مادہ پھٹ گیا۔ اس کی ہتھیلی اڑ گئی اور اس کی بہن کی ٹانگیں زخمی ہو گئیں۔ پولیس نے آ کر مادہ آتش گیر کی خاص مقدار وہاں سے برآمد کی۔

کھٹمنڈو کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت نیپال کے نظم و نسق میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ٹیلیفون اور ٹیلی گراف کے سلسلہ کو وسعت دی گئی ہے۔ سوداگروں کی امداد کا انتظام کیا گیا ہے۔ سکولوں کی تعداد بڑھا کر ان میں فوجی صنعتی۔

مذہبی و اخلاقی تعلیم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مشینری پر محصول چنگی معاف کر دیا گیا ہے۔ بجلی کا ایک نیا کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔

سرواٹسن ایڈیٹر سٹیٹسمین کلکتہ جن پر انقلاب پسند دو بار حملہ کر چکے ہیں۔ انگلستان روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ پر حملوں کے سلسلہ میں اس وقت تک ایک ہندو نوجوان اور ایک ہندو لڑکی گرفتار ہوئی ہے۔

دہلی کے شاہی قلعہ کے ٹیلیفون کے تار ۲۳ اکتوبر کی شب کسی نے کاٹ دیئے۔ پولیس سرگرم تفتیش ہے۔

گول میز کانفرنس کے تیسرے اجلاس کے متعلق رپورٹ کا پیغام مظہر ہے کہ صرف ۴۰ ممبر شامل ہونگے۔ اور اب کے اجلاس سینٹ جیمز پیلس کے بجائے ویسٹ منسٹر پیلس میں منعقد ہو گا۔

مولانا شوکت علی نے ۲۲ اکتوبر کو دوبارہ وائسرائے سے ملاقات کی کوشش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ آپ پرائیویٹ سکرٹری سے ملے۔ گاندھی جی کی رہائی پر آپ بہت زور دے رہے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ۷ نومبر کو کونسل میں جو بل ترمیم ضابطہ فوجداری پیش ہونے والا ہے۔ اس کا مسودہ گزٹ میں شائع کر دیا گیا ہے اس کے رو سے افسران مجاز جسے چاہیں کسی خاص علاقہ میں داخلہ کی ممانعت کر سکتے ہیں۔ نظر بند کر سکتے ہیں۔ نکال سکتے ہیں۔ بلا وارنٹ گرفتار کر سکتے ہیں۔ بلا منظوری پندرہ یوم حراست میں رکھ سکتے ہیں۔ اور خلاف ورزی پر دو سال قید کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ اسی قسم کا ایک بل بنگال کونسل پاس کر چکی ہے۔ اور فرنٹیئر کونسل میں پیش ہے

سردار کھڑک سنگھ نے جیل سے رہا ہونے پر جو پہلی تقریر کی۔ اس میں کہا اگرچہ میں ڈسکہ کے گوردوارہ کے متعلق شرتی کمیٹی کے فیصلہ کو صحیح نہیں سمجھتا۔ لیکن فی الحال اس سوال کو ملتوی کرتا ہوں۔ اور فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ایجی ٹیشن کرونگا۔ اس فیصلہ کے لئے صرف انگریز ہی نہیں۔ بلکہ مسلمان بھی قصوروار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حکومت کی مدد کی ہے

چٹاگانگ کے قریب چائے کے باغات کے ایک یورپین مالک کو بلا لائسنس اسلحہ جات رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ تلاشی پر اس کے قبضہ سے بہت سے ریوالور پستول، بندوقیں اور کارتوسوں کی کئی پیٹیاں برآمد ہوئیں۔

پنجاب گورنمنٹ نے ایک خاص گزٹ میں اعلان کیا ہے کہ ضلع کرنال کے تین اور ضلع شاہ پور کے دو دیہات میں ایک سال کے لئے پولیس چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔ جس کا خرچ اہل دیہات کو ادا کرنا ہو گا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس ۲۳ اکتوبر کو دہلی میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ جب تک ہندو اکثریت کی طرف سے کوئی متبادل سکیم پیش نہ ہو۔ فرقہ وار تصفیہ کے رو سے مسلمانوں کو جو پوزیشن حاصل ہوئی ہے۔ اسے معرض بحث میں نہیں لایا جا سکتا نیز مسلم لیگ انتخاب جداگانہ پر پورے عزم سے مصر ہے۔

ہندو مسلم مصالحت کرانے میں مولانا شوکت علی صاحب کے دست راست شیخ عبدالمجید صدر سندھ خلافت کمیٹی نے کراچی کو جاتے ہوئے جب لاہور ٹھہر کر مسلم لیڈران پنجاب سے تبادلہ خیالات کیا۔ تو مولانا شوکت علی کو تار دیا۔ کہ پنجاب کے مسلمان فرقہ وار فیصلہ سے دست کش ہونے پر اس وقت تک رضامند نہیں ہیں۔ جب تک کہ انہیں اس ایثار و قربانی کا معقول معاوضہ نہ دیا جائے۔ لہذا آپ مصالحت کے سلسلہ میں آگے قدم اٹھانے سے قبل پنجاب کے مسلم رہنماؤں سے ضرور ملاقات کر لیں۔

مسٹر سکلات والہ نے جو کانگریس کے ایک سرگرم ممبر اور اس کی لندن برانچ کے صدر رہ چکے ہیں۔ مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی کو امریکہ میں ایک خط لکھا ہے۔ جس میں کانگریس کی تحریک مقاطعہ کو فضول قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ لنکاشائر کے کپڑے کا بائیکاٹ محض چند ایک کارخانہ داروں کے فائدہ کے لئے کیا جا رہا ہے۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں ۲۳ اکتوبر کی شب نواب شاہنواز خان صاحب آف ممدوٹ نے لاہور میں ایک شاندار ڈنر دیا۔ جس میں لاہور کے اکابر مدعو تھے۔ گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے چودھری صاحب ۲۶ اکتوبر کی شام کو انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔

خان بہادر نواب مظفر خان صاحب ڈائرکٹر سررشتہ اطلاعات چونکہ ریفارمز کمشنر کے عہدہ پر نامزد کئے گئے ہیں۔ اس لئے چودھری محمد حسین صاحب ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ محکمہ اطلاعات کو آپ کی جگہ ڈائرکٹر بنایا گیا ہے۔

بنارس کے ہندوؤں کی طرف سے وائسرائے کو ایک میموریل بھیجا گیا ہے کہ اچھوتوں کا مندروں میں داخلہ ہندو دھرم۔ مذہبی رواج اور قدیم روایات کے خلاف ہے۔ اور یہ تحریک آریہ سماجیوں اور برہموؤں کی طرف سے ہو رہی ہے جو دراصل ہندو دھرم کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہمارے مذہب میں اس مداخلت کا سدباب کیا جائے۔

فسادات کوہاٹ (۱۹۲۴ء) کے مصیبت زدگان کو حکومت کی طرف سے جو قرضہ دیا گیا تھا۔ اس کی معافی کے لئے فرنٹیئر کونسل میں ایک ریزولیوشن پیش تھا۔ ۲۴ اکتوبر کو فنانس ممبر نے اعلان کر دیا۔ کہ گورنمنٹ اس قرضہ کو معاف نہیں کر سکتی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی